شیعه

آیت الله العظمی حسيني نسب

شیعہ

عربی لغت میں "شیعہ" کے معنی ہیں پیروی کرنے والاجیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے :

(وَإِنَّ مِنْ شِیعَتِهِ لَإِبْرَاهِیم)(سورہ صافات آیت ۸۳)

اور یقیناان (نوح) کے پیروکاروں میں سے ابراہیم بھی ہیں -

لیکن مسلمانوں کی اصطلاح میں شیعہ ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے اپنی وفات سے قبل کئی موقعوں پر اپنے جانشین اور خلیفہ کا اعلان فرمایا تھا

ان ہی موقعوں میں سے ایک ہجرت کے دسویں سال کی اٹھارہ ذی الحجہ کی تاریخ بھی ہے

جو روز غدیر خم کے نام سے معروف ہے اس دن آنحضرتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے مسلمانوں کے ایک عظیم مجمع میں اپنے جانشین اور خلیفہ کو اپنے بعد مسلمانوں کے لئے ان کے سیاسی، علمی اور دینی امور میں مرجع قرار دیا تھا اس جواب کی مزید وضاحت یہ ہے : پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے بعد مہاجرین اور انصار دو گروہوں میں بٹ گئے:

١۔ ایک گروہ کا یہ عقیدہ تھا کہ پیغمبر خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے مسئلہ خلافت کو یونہی نہیں چھوڑ دیا تھا بلکہ آپصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے اپنے جانشین کو خود معین فرمایا تھا آپصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے جانشین حضرت علی بن ابی

طالب ۔ ہیں جو سب سے پہلے پیغمبر خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم پر ایمان لائے تھے

مہاجرین اور انصار کے اس گروہ میں بنی ہاشم کے تمام سربرآوردہ افراد اور بعض بزرگ مرتبہ صحابہ جیسے سلمان ، ابوذر، مقداداور خباب بن ارت وغیرہ سرفہرست تھے مسلمانوں کا یہ گروہ اپنے اسی عقیدے پر باقی رہا، اور یہی افراد علی ۔ کے شیعہ کہلائے.

البتہ یہ لقب پیغمبر خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے اپنی زندگی ہی میں امیر المومنین ۔ کے پیروکاروں کو عطا فرمایا تھا آنحضرت نے حضرت علی بن ابی طالب ۔ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

والذی نفسي بیده اِنّ هذا و شیعته لهم الفائزون یوم القیامة. (١)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدر ت میں میری جان ہے یہ (علی) اور ان کے پیروکار قیامت کے دن کامیاب ہوں گے.

اس بنا پر شیعہ صدر اسلام کے مسلمانوں کے اس گروہ کو کہا جاتا ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ منصب ولایت و امامت خدا کی طرف سے معین کیا جاتا ہے اس وجہ سے یہ گروہ اس نام سے مشہور ہوا اور یہ گروہ آج بھی راہ امامت پر گامزن ہے اور اہل بیت پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی پیروی کرتا ہے اس وضاحت سے شیعوں کا مرتبہ اور مقام بھی واضح ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بعض جاہل یا مفاد پرست افراد کا یہ کلام بھی باطل ہوجاتا ہے کہ شیعیت پیغمبر اکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے بعد کی پیداوار ہے تاریخ شیعیت کی مزید اور بہتر شناخت کے لئے "اصل الشیعہ

و اصولها" "المراجعات" اور "اعیان الشیعہ " جیسی کتابوں کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا.

۲۔دوسرے گروہ کا عقیدہ یہ تھا کہ منصب خلافت، انتخابی ہے اور اسی لئے انہوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کی اورمدتوں بعد یہی گروہ"اہل سنت" یا تسنن کے نام سے مشہور ہوا اور نتیجہ میں ان دو اسلامی گروہوں کے درمیان بہت سے اصولوں میں مشترک نظریات ہونے کے باوجود مسئلہ خلافت اور جانشینی پیغمبر اکرمصلیﷲعلیہوآلہوسلم کے سلسلے میں اختلاف ہوگیا۔ واضح رہے کہ ان فرقوں کے بانی افراد مہاجرین اور انصار تھے.

---

(۱) تفسیر درالمنثور جلد ۶ جلال الدین سیوطی نے سورۂ بینہ کی ساتویں آیت(إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِکَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ) کی تفسیر میں یہ حدیث نقل کی ہے.

حضرت علی

ہم پہلے بھی ذکر کرچکے ہیں کہ شیعوں کا راسخ عقیدہ یہ ہے کہ منصب خلافت ، خدا عطا فرماتا ہے اسی طرح ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ پیغمبراکرمصلیﷲعلیہوآلہوسلم کے بعد شروع ہونے والی امامت چند اعتبار سے نبوت کی طرح ہے جس طرح یہ ضروری ہے کہ پیغمبرصلیﷲعلیہوآلہوسلم کو خدا معین فرمائے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ پیغمبرصلیﷲعلیہوآلہوسلم کے وصی کو بھی خدا ہی معین کرے اس حقیقت کے سلسلے میں حیات پیغمبر اکرمصلیﷲعلیہوآلہوسلم کی تاریخ بہترین گواہ ہے کیونکہ پیغمبراکرمصلیﷲعلیہوآلہوسلم نے چند موقعوں

پر اپنا خلیفہ معین فرمایا ہے ہم یہاں ان میں سے تین موقعوں کا ذکر کرتے ہیں :

۱. آغاز بعثت میں :

جب پیغمبر اسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کو خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اس آیہ کریمہ(وَأَنذِرْ عَشِيرَتَکَ الْأَقْرَبِينَ)(سورہ شعراء آیت ۲۱۴) کے مطابق آئین توحید کی طرف دعوت دیں، تو آنحضرتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے ان سب کو خطاب کرتے ہوئے یوں فرمایا "جو بھی اس راستے میں میری مدد کرے گا ، وہی میرا وصی ، وزیر، اور جانشین ہوگا" پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کے الفاظ یہ تھے:

" فأیکم یؤازرن ف هذاالأمر علی أن یکون أخی و وزیری و خلیفتی و وصیی فیکم"

تم میں سے کون ہے جو اس کام میں میری مدد کرے تاکہ وہی تمہارے درمیان میرا بھائی، وزیر، وصی اور جانشین قرار پائے؟

اس ملکوتی آواز پر صرف اور صرف علی ابن ابی طالب ۔ نے لبیک کہا اس وقت پیغمبر اکرمصلیﷲعلیہوآلہوسلم نے اپنے رشتہ داروں کی طرف رخ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اِن ھذا أخی و وصیی و خلیفتی فیکم فاسمعوا له و أطیعوه" (تاریخ طبری ؛ جلد ۲ ص ۶۳. ۶۲ اور تاریخ کامل جلد ۲ ص ۴۱ ۔۴۰اور مسند احمد جلد۱ ص ۱۱۱ ، اور شرح نہج البلاغہ (ابن ابی الحدید) جلد۱۳ ص ۲۱۲. ۲۱۰)

بہ تحقیق یہ (علی) تمہارے درمیان میرا بھائی ، وصی اور جانشین ہے. اس کی باتوں کو سنو اور اس کی پیروی کرو.

۲. غزوۂ تبوک میں

پیغمبر خداصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم نے حضرت علی ـ سے فرمایا :

"أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ اِلا أنّه لانبی بعدی" (۱)

کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ویسی ہی ہے جیسی ہارون کو موسیٰ سے تھی بجز اس کے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا.

یعنی جس طرح ہارون ـ حضرت موسیٰ ـ کے بلا فصل وصی اور جانشین تھے ، اسی طرح تم بھی میرے خلیفہ اور جانشین ہو۔

۳. دسویں ہجری میں

رسول خداصلی‌اللہعلیہوآلہوسلم نے حجة الوداع سے واپس لوٹتے وقت غدیر خم کے میدان میں مسلمانوں کی

بہت بڑی تعداد کے درمیان حضرت علی ـ کو مسلمانوں

اور مومنوں کا ولی معین کیا اور فرمایا:

"مَن کنت مولاہ فھذا علّی مولاہ"(سیرۂ ابن ہشام جلد۲ ص ۵۲۰ اور الصواعق المحرقہ طبع دوم مصر باب ۹ فصل ۲ ص ۱۲۱).

"جس کا میں سرپرست اور صاحب اختیار تھا اب یہ

علی اس کے مولا اور سرپرست ہیں ."

یہاں پر جو اہم اور قابل توجہ نکتہ ہے وہ یہ کہ

پیغمبر اسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے اپنے خطبے کے

آغاز میں ارشاد فرمایا:

"ألستُ أولیٰ بکم مِن أنفسکم؟"

"کیا میں تمہارے نفسوں پر تم سے بڑھ کر حق نہیں

رکھتا ؟"

اس وقت تمام مسلمانوں نے یک زبان ہوکر

پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی تصدیق کی تھی لہذا

یہاں پر یہ کہنا ضروری ہے کہ آنحضرتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی اس حدیث کی رو سے جو برتری اور اختیار تام رسولصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کو حاصل تھا وہی برتری و اختیار کامل علی کو حاصل ہے۔

اس اعتبار سے یہاں پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس طرح آنحضرتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم مومنین پر برتری اور فوقیت رکھتے تھے اسی طرح حضرت علی ۔ بھی مومنین کے نفسوں پر برتری اور فوقیت رکھتے ہیں اس دن حسان بن ثابت نامی شاعر نے غدیر خم کے اس تاریخی واقعے کو اپنے اشعار میں اس طرح نظم کیا ہے:

ینادیھم یوم الغدیر نبیُّھم
بخم واسمع بالرسول منادیا

فقال فمن مولاکم و نبیُّکم ؟

فقالوا ولم یبدوا هناک التعامیا

الهک مولانا و أنت نبیُّنا

ولم تلق منا فِ الولایة عاصیا

فقال له : قم یا عل فاننی

رضیتک من بعد اِماما و هادیا

فمن کنت مولاه فهذا ولیه

فکونوا له أتباع صدق موالیا

هناک دعا: اللّهم وال ولیه

وکن للذ عادیٰ علیاً معادیا

(المناقب (خوارزمی مالکی)ص ۸۰ اور تذکرۃ خواص الامہ (سبط ابن جوزی حنفی) ص ۲۰ اور کفایة الطالب ص ۱۷ (مصنف گنجی شافعی) وغیرہ...)

حدیث غدیر ، اسلام کی ایسی متواتر[۱] احادیث میں سے ایک ہے جس کو شیعہ علماء کے علاوہ تقریبا تین سو ساٹھ سنی علماء نے بھی نقل کیا ہے[۲] یہاں تک کہ اس حدیث کا سلسلہ سند ایک سو دس اصحاب

پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم تک پہنچتا ہے اور عالم اسلام کے چھبیس بزرگ علماء نے اس حدیث کے سلسلۂ سند کے بارے میں مستقل طور پر کتابیں لکھی ہیں مشہور مسلمان مورخ ابوجعفر طبری نے اس حدیث شریف کے سلسلۂ اسناد کو دو بڑی جلدوں میں جمع کیا ہے اس سلسلے میں مزید معلومات کے لئے کتاب "الغدیر" کا مطالعہ کریں.

---

(۱) حدیث متواتر: وہ روایت ہے جو ایسے متعدد اور مختلف راویوں سے نقل ہوئی ہو جس میں ذرا بھی جھوٹ کا شائبہ نہ رہ جائے.(مترجم)

(۲) بطور نمونہ کتاب "الصواعق المحرقہ" (ابن حجر) طبع دوم مصر باب ۹ اور فصل ۲ ص ۱۲۲ کا مطالعہ کریں.

شیعہ آئمہ

پیغمبر گرامی اسلامصلیاللہعلیہوآلہوسلم نے اپنی زندگی ہی میں یہ بات واضح کردی تھی کہ آپصلیاللہعلیہوآلہوسلم کے بعد بارہ خلیفے ہوں گے اورسب قریش میں سے ہوں گے اور اسلام کی عزت انہیں خلفاء کی مرہون منت ہوگی.

جابربن سمرہ کہتے ہیں :

"سمعت رسول اللہ یقول: لایزال السلام عزیزاً اِلی اثنی عشر خلیفةً ثم قال کلمة لا أسمعها فقلت لأبی: ماقال ؟ فقال:کلهم من قریش. " (صحیح مسلم جلد ۶ صفحہ ۲ طبع مصر)

میں نے پیغمبر خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام کو بارہ خلفاء کے ذریعہ عزت حاصل ہوگی اور پھر پیغمبر اکرمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی لفظ کہا جسے میں نے نہیں سنا میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ پیغمبر اکرمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایاہے.جواب دیا کہ پیغمبر اکرمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سب قریش میں سے ہوں گے

اسلام کی تاریخ میں ایسے بارہ خلفاء جو اسلام کی عزت کے محافظ اور نگہبان رہے ہوں ان بارہ اماموں کے علاوہ نہیں ملتے جن کو شیعہ اپنے امام مانتے ہیں کیونکہ جن بارہ خلفاء کا تعارف خود پیغمبر اکرمصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرایا تھا وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فصل خلیفہ شمار ہوتے ہیں

اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ بارہ افراد کون ہیں ؟

اگر ہم ان چار خلفاء سے کہ جن کو اہل سنت خلفاء راشدین کہتے ہیں ، چشم پوشی کرلیں تو دوسرے خلفاء میں سے کوئی بھی عزت اسلام کا باعث نہیں تھاجیسا کہ اموی اور عباسی خلفاء کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے. لیکن شیعوں کے سبھی بارہ ائمہ اپنے اپنے زمانے میں تقوی اور پرہیزگاری کے پیکر تھے.

وہ سب پیغمبراکرمصلیﷲعلیہوآلہوسلم کی سنت کے محافظ تھے نیز وہ سب صحابہ کرام، تابعین اور بعد میں آنے والی نسلوں کی توجہ کا مرکز قرار پائے مورخین نے بھی انکے علم اور ان کی وثاقت کی صاف لفظوں میں گواہی دی ہے.

ان بارہ اماموں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :

۱۔امام علی ابن ابی طالب ۔

۲۔امام حسن بن علی (مجتبیٰ) ۔

۳۔ امام حسین بن علی ۔

۴۔ امام علی ابن الحسین (زین العابدین) ۔

۵۔امام محمد بن علی (باقر) ۔

۶۔ امام جعفر بن محمد (صادق) ۔

۷۔ امام موسیٰ بن جعفر (کاظم) ۔

۸۔ امام علی بن موسیٰ (رضا) ۔

۹۔ امام محمد بن علی (تقی) ۔

۱۰۔ امام علی بن محمد (نقی) ۔

۱۱۔ امام حسن بن علی (عسکری) ۔

۱۲۔ امام مہدی (قائم) ۔

آپ کے سلسلے میں مسلمان محدثین نے پیغمبر اسلامصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے متواتر احادیث نقل کی ہیں کہ جن میں آپ کو مہدی موعود (جن کا وعدہ کیا گیا ہے) کے نام سے یاد کیاگیا ہے.

یہ وہ ائمہ معصومین ہیں کہ جنکے اسمائے مبارک پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم اسلام نے بیان فرمائے ہیں انکی زندگی سے متعارف ہونے کیلئے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا:

۱. تذکرۃ الخواص (تذکرۃ خواص الامّہ)

۲.کفایۃ الاثر

۳.وفیات الاعیان

۴. اعیان الشیعہ(سید محسن امین عاملی) یہ کتاب بقیہ کتابوں کی نسبت زیادہ جامع ہے.

مہدی آل محمدعلیہ السلام

کچھ امور ایسے ہیں جن کے سلسلے میں تمام آسمانی شریعتیں اتفاق نظر رکھتی ہیں ان میں سے ایک امر عالمی مصلح کا وجود بھی ہے جو کہ آخری زمانہ میں ظہور کرے گا اس سلسلے میں صرف مسلمان نہیں بلکہ یہودی اور عیسائی بھی اس کی آمد کے منتظر ہیں جو پوری دنیا میں عدل و انصاف قائم کریگااسکے لئے اگر کتاب عہد عتیق اور عہد جدید کا مطالعہ کیا جائے تو حقیقت واضح ہوجائے گی.

(عہد عتیق : مز امیر داؤد ، مز مور ۹۷ ـ ۹۶ اور کتاب دانیال نبی باب ۱۲ عہد جدید : انجیل متی باب ۲۴ انجیل مرقوس باب ۱۳ انجیل لوقا باب ۲۱ (جہاں اس موعود کے بارے میں بیان ہوا ہے جس کے انتظار میں دنیا ہے .)

اس سلسلہ میں پیغمبرخداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم کی حدیث بھی موجود ہے کہ جسے مسلمان محدثین نے نقل کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں :

"لولم یبق من الدھر اِلا یوم لبعث اللہ رجلاًمن أھل بیتی یملأ ھا عدلا کما ملئت جوراً" (صحیح ابی داؤد جلد ۲ ص ۲۰۷ طبع مصر مطبعہ تازیہ ، ینابیع المودة ص ۴۳۲اور کتاب نور الابصار باب ۲ ص ۱۵۴.)

اگر زمانے کا صرف ایک ہی دن باقی بچے گا تب بھی خداوندعالم میرے خاندان میں سے ایک فرد کو مبعوث کرے گا جوکہ اس جہان کو اسی طرح سے عدالت سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھرا ہوا ہوگا.

جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ دنیا میں ایک مصلح کے آنے کا عقیدہ تمام آسمانی شریعتوں میں موجود ہے اسی طرح اہل سنت کی صحیح اور مسند کتابوں میں بھی امام

مهدی عج کے بارے میں بہت سی روایتیں نقل ہوئی ہیں اور ان دونوں(شیعہ اور سنی) اسلامی فرقوں کے محدثین اور محققین نے امام زمانہ عج کے بارے میں بہت سی کتابیں تحریر کی ہیں روایات کے اس مجموعے میں انکی وہ خصوصیات اور نشانیاں بیان ہوئی ہیں جو صرف شیعوں کے گیارہویں امام حسن عسکری ـ کے بلافصل فرزند ہی میں پائی جاتی ہیں(ینابیع المودة باب ۷۶، مناقب میں جابر بن عبداللہ انصاری کی روایت ہے.) ان روایات کے مطابق امام مہدی ـ پیغمبر اکرمصلیاللهعلیہوآلہوسلم کے ہم نام ہیں(۴) ۔

---

(۱)

(۲)

(۳)

(جیسے کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان تالیف محمد بن یوسف بن الکنجی الشافعی ہے اور اسی طرح کتاب البرھان فی علامات مھدی آخر الزمان تالیف علی بن حسام الدین جو کہ متقی ھندی کے نام سے مشہور ہیں اور اسی طرح کتاب المہدی والمہدویت تالیف احمد امین مصری ہے البتہ شیعہ علماء نے اس بارے میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں جنہیں شمار کرنا آسان کام نہیں ہے جیسے کتاب الملاحم والفتن و صحیح ترمذی ،مطبوعہ دہلی ۱۳۴۲ ،جلد ۲ ص ۴۶ اور مسند احمدمطبوعہ مصر ۱۳۱۳)

یہاں اس نکتے کا ذکر ضروری ہے کہ اس قسم کی طولانی عمر نہ تو علم اور دانش کے خلاف ہے اور نہ ہی منطق وحی سے تضاد رکھتی ہے آج کی علمی دنیا انسانوں کی طبیعی عمر کو بڑھانا چاہ رہی ہے صاحبان علم اور سائنسدانوں کا یہ یقین ہے کہ ہر انسان کے اندر لمبی عمر گذارنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور

اگراسے بعض آفتوں اور بیماریوں سے بچالیا جائے تو قوی امکان ہے کہ اس کی عمر بڑھ جائیگی.

تاریخ نے بھی اپنے دامن میں ایسے افراد کے نام محفوظ کئے ہیں جنہوں نے اس دنیا میں طولانی عمر پائی ہے

قرآن مجیدحضرت نوح ـ کے بارے میں فرماتا ہے:

(فَلَبِثَ فِيهِمْ َلْفَ سَنَةٍ ِلاَّ خَمْسِينَ عَامًا) (سورہ عنکبوت آیت ۱۴) اور (نوح)اپنی قوم کے درمیان نوسوپچاس سال رہے اور اسی طرح قرآن مجید حضرت یونس ـ کے بارے میں فرماتا ہے :

(فَلَوْلا أَنَّهُ كَانَ مِنْ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِی بَطْنِه إِلَی يَوْمِ يُبْعَثُونَ) (سورہ صافات آیت ۱۴۴)

پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو روز قیامت تک اسی (مچھلی) کے شکم میں رہتے.

اسی طرح قرآن مجیداور تمام مسلمانوں کے نظریہ
کے مطابق حضرت خضر ۔ اور حضرت عیسیٰ ۔ ابھی
تک باحیات ہیں اور زندگی گذار رہے ہیں ۔

*****

صلوات

یہ ایک مسلم اور قطعی بات ہے کہ خود پیغمبراکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے مسلمانوں کو درود پڑھنے کا یہ طریقہ سکھایا ہے جس وقت یہ آیۂ شریفہ:

(إِنَّ اللہ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِّيِ يٰاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) (سورہ احزاب آیت ۵۶) نازل ہوئی تو مسلمانوں نے آنحضرتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے پوچھا : ہم کس طرح درود پڑھیں ؟

پیغمبر اکرمصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے فرمایا:"لاتُصلُّوا علَّ الصلاۃ البتراء " مجھ پر ناقص صلوات مت پڑھنا" مسلمانوں نے پھر آنحضرتصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے سوال کیا:ہم کس طرح درود پڑھیں؟

پیغمبر خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم نے فرمایا کہو:اللھم صلِّ علی محمد و آل محمد .[۱]

اہل بیت ٪ قدرومنزلت کے ایک ایسے عظیم درجہ پر فائز ہیں جسے امام شافعی نے اپنے ان مشہورا شعار میں قلمبند کیا ہے:

یاأهل بیت رسول الله حبُّکم

فرض من الله فی القرآن انزله

کفاکم من عظیم القدر أنکم

مَن لم یصلِّ علیکم لاصلاة له[۲]

ترجمہ:اے اہل بیت پیغمبرصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم آپ کی محبت کو خدا نے قرآن میں نازل کر کے واجب قرار دے دیا ہے.آپ کی قدر ومنزلت کے لئے بس یہی کافی ہے کہ جو شخص بھی آپ پر صلوات نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی.

---

(۱) الصواعق المحرقہ (ابن حجر) طبع دوم مکتبة القاہرہ مصر باب ۱۱ فصل اول ص ۱۴۶ اورایسی روایت تفسیر در المنثور جلد ۵ سورہ احزاب کی آیت ۵۶ کے ذیل میں بھی موجود ہے اس روایت کو صاحب تفسیر نے محدثین اور کتب صحاح اور کتب مسانید(جیسے عبدالرزاق ، ابن ابی شیبہ، احمد ، بخاری، مسلم، ابوداؤد ، ترمذی، نسائی ، ابن ماجہ اور ابن مردویہ) سے نقل کیا ہے ۔ مذکورہ راویوں نے کعب ابن عجرہ سے اور انہوں نے رسول خداصلی‌اللہ‌علیہ‌وآلہ‌وسلم سے نقل کیا ہے.

(۲) الصواعق المحرقہ (ابن حجر) باب ۱۱ ص ۱۴۸ فصل اول اور کتاب اتحاف (شبراوی) ص ۲۹ اور کتاب

مشارق الانوار (حمزاوی مالکی) ص ۸۸ اور کتاب المواہب (زرقانی) اور کتاب الاسعاف (صبان) ص ۱۹۹.

أشهد أن عليًّا ول الله

بہتر ہے کہ اس سوال کے جواب میں درج ذیل نکات کو مدنظر رکھا جائے:

۱ ۔تمام شیعہ مجتہدین نے فقہ سے متعلق اپنی

استدلالی یا غیر استدلالی کتابوں میں اس بات کو صراحت کیساتھ بیان کیا ہے کہ ولایت علی ۔ کی شہادت اذان اور اقامت کا جزء نہیں ہے اور کسی بھی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ولایت علی کی شہادت کو اذان اور اقامت کا جزء سمجھ کر زبان پر جاری کرے.

۲ ۔ قرآن مجید کی نگاہ میں حضرت علی ۔ ولی خدا

ہیں اور خداوندعالم نے اس آیت میں مومنین پرحضرت علی ۔کی ولایت کو بیان کیا ہے:

(إِنَّمَا وَلِيُّكُمْ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ) (سورہ مائدہ آیت :۵۵.)

ایمان والو بس تمہارا ولی اللہ ہے اس کا رسول ہے اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں

اہل سنت کی صحیح اور مسندکتابوننے بھی اس بات کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہ آیۂ شریفہ حضرت علی ۔ کی شان میں اس وقت نازل ہوئی تھی جب آپ نے اپنی انگشتر مبارک حالت رکوع میں فقیر کو عطا کی تھی جب یہ آیت حضرت امیرالمومنین ۔ کی

شان میں نازل ہوئی تو شاعر اہل بیت ٪ حسان بن ثابت نے اس واقعے کو اس طرح اپنے اشعار میں ڈھالا تھا:

آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے حالت رکوع میں بخشش کی اے بہترین رکوع کرنے والے آپ پر تمام قوم کی جانیں نثار ہوجائیں.

خداوندکریم کی ذات نے آپ کے حق میں بہترین ولایت نازل کی ہے اور اسے شریعتوں کے خلل ناپذیر احکام میں بیان کیا ہے.

اس سلسلے میں کہ یہ آیۃ حضرت علی ـ کی شان میں نازل ہوئی ہے بہت سی کتابیں موجود ہیں لیکن ان تمام کتابوں کا یہاں تذکرہ ممکن نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

۱۔ تفسیر طبری جلد ۶ ص ۱۸۶.

۲۔احکام القرآن(تفسیر جصاص) جلد۲ ص ۵۴۲.

۳۔ تفسیرالبیضاوی جلد ۱ ص ۳۴۵.

۴۔ تفسیر الدرالمنثور جلد ۲ ص ۲۹۳.

۳۔ پیغمبر گرامی اسلامصلی‌اللہعلیہ‌وآلہ‌وسلم نے فرمایا:

"اِنّما الأعمال بالنیّات"
"بے شک اعمال کا دارمدار نیتوں پر ہے '.'

اس بنا پرجب "ولایت علی " ان اصولوں میں سے ایک ہے کہ جنہیں قرآن مجید نے صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے، اور دوسری طرف سے اس جملہ (اشهد ان علیاً ول اللہ) کو اذان کا جزء سمجھ کر نہ کہا جائے تو پھر ہمارے لئے رسالت پیغمبرصلی‌اللہعلیہ‌وآلہ‌وسلم کی گواہی کے ہمراہ ولایت علی کا بھی اعلان کرنے میں کیا حرج ہے ؟ یہاں

پرایک نکتہ کا ذکر ضروری ہے اور وہ یہ کہ اگر اذان میں کسی جملے کا اضافہ کرنا مناسب نہیں ہے اور اس کے ذریعہ شیعوں پراعتراض کیا جاتا ہے تو ذیل میں بیان ہونے والی ان دو باتوں کی کس طرح توجیہ کی جائے گی :

۱۔معتبر تاریخ گواہ ہے کہ یہ جملہ"حّی علیٰ خیر العمل" اذان کا جزء تھا[۱] لیکن خلیفہ دوم نے اپنی خلافت کے زمانے میں یہ تصور کیا کہ کہیں لوگ اس جملے کو اذان میں سن کر یہ گمان نہ کر بیٹھیں کہ تمام اعمال کے درمیان صرف نماز ہی بہترین عمل ہے اور پھر جہاد پر جانا چھوڑ دیں گے لہذا اس جملے کو اذان سے حذف کردیا اور پھر

(۱) کتاب کنزالعمال، کتاب الصلوۃ جلد ۴ ص ۲۶۶ طبرانی سے منقول ہے:"کان بلال یؤذن بالصبح فیقول : حی علی خیر العمل ."بلال جب اذان صبح دیتے تھے تو کہتے تھےحّي علیٰ خیر العمل .اور سنن بیہقی جلد ۱ ص ۴۲۴ اور ص ۴۲۵ اور مؤطا جلد ۱ ص ۹۳ میں بھی یہ بات درج ہے.

اذان اسی حالت پر باقی رہی.(۱)

۲۔"الصلاۃ خیر من النوم"یہ جملہ رسول اکرمصلیاللهعلیہوآلہوسلم کے زمانے میں اذان کا جزء نہیں تھا بعد میں یہ جملہ اذان میں بڑھا یا گیاہے(۲)

اسی وجہ سے امام شافعی نے اپنی کتاب "الامّ" میں کہا ہے :

"أکرہ فی الأذان الصلاۃ خیر من النوم لأن أبا مخدورہ لم یذکرہ" (۳)

اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا مجھے پسند نہیں ہے کیونکہ ابو مخدورہ (جو کہ ایک راوی اور محدث

ہیں) نے اس جملے کا (اپنی حدیث میں) ذکر نہیں کیا ہے۔

---

(۱) کنزالعرفان جلد ۲ ص ۱۵۸ اور کتاب "الصراط المستقیم" وجواہر الاخبار والآثار اور شرح تجرید (قوشچی)

ص ۴۸۴ میں ہے کہ :صعد المنبر و قال: أیهاالناس ثلاث کنّ علی عهد رسول الله أنا أنهیٰ عنهنّ و أحرمهن و أُعاقب علیهن و ه متعة النساء و متعة الحج و حّ علیٰ خیر العمل."

(۲) کنزالعمال ، کتاب الصلوۃ جلد ۴ ص ۲۷۰

(۳)دلائل الصدق جلد ۳ القسم الثانی ص ۹۷ سے ماخوذ.

******

اگر شیعہ حق پر ہیں تو وہ اقلیت میں کیوں ہیں ؟ اور دنیا کے اکثر مسلمانوں نے ان کو کیوں نہیں ماناہے؟

کبھی بھی حق اور باطل کی شناخت ماننے والوں کی تعداد میں کمی یا زیادتی کے ذریعہ نہیں ہوتی.آج اس دنیا میں مسلمانوں کی تعداد اسلام قبول نہ کرنے والوں کی بہ نسبت ایک پنجم یا ایک ششم ہے جبکہ مشرق بعید میں رہنے والوں کی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو بت اور گائے کی پوجا کرتے ہیں یا ماورائے طبیعت کا انکار کرتے ہیں

چین جس کی آبادی ایک ارب سے بھی زیادہ ہے کیمونیزم کا مرکز ہے اور ہندوستان جس کی آبادی تقریباًایک ارب ہے اسکی اکثریت ایسے افراد کی ہے جو گائے اور بتوں کی پوجا کرتی ہے اسی طرح یہ

ضروری نہیں ہے کہ اکثریت میں ہونا حقانیت کی علامت ہو قرآن مجید نے اکثر و بیشتر اکثریت کی مذمت کی ہے اور بعض اوقات اقلیت کی تعریف کی ہے اس سلسلے میں ہم چند آیات کو بطور نمونہ پیش کرتے ہیں :

۱۔ (وَلا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شَاکِرِین) (سورہ اعراف آیت ۱۷)

اور تم اکثریت کو شکر گزار نہ پاؤگے.

۲۔(اِنْ اَوْلِیَاؤُھا ِلاَّ الْمُتَّقُونَ وَلَکِنَّ َاکْثَرَھُمْ لایَعْلَمُونَ) (

سورہ انفال آیت ۳۴)

اس کے ولی صرف متقی اور پرہیزگار افراد ہیں لیکن ان کی اکثریت اس سے بھی بے خبر ہے.

۳۔ (وَقَلِیل مِنْ عِبَادِی الشَّکُورُ) (سورہ سبا آیت ۱۳)

اور ہمارے بندوں میں شکر گزار بندے بہت کم ہیں

لہذا کبھی بھی حقیقت کے متلاشی انسان کو اپنے آئین کی پیروی کرنے والوں کو اقلیت میں دیکھ کر گھبرانا نہیں چاہیئے اور اسی طرح اگر وہ اکثریت میں ہوجائیں تو فخر ومباہات نہیں کرنا چاہیئے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہر انسان اپناچراغ عقل روشن کرے اور اس کی روشنی سے بہرہ مند ہو.

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علی ـ کی خدمت میں عرض کیا یہ کیسے ممکن ہے کہ جنگ جمل میں آپ کے مخالفین اکثریت پر ہونے کے باوجود باطل پر ہوں؟

امام ـ نے فرمایا :

"اِنّ الحق والباطل لایعرفان بأقدارالرجال اعرف الحق تعرف أهله اعرف الباطل تعرف أهله ـ "

حق اور باطل کی پہچان افراد کی تعداد سے نہیں کی جاتی بلکہ تم حق کو پہچان لو خود بخود اہل حق کو بھی پہچان لو گے اور باطل کو پہچان لوتو خودبخود اہل باطل کو بھی پہچان لوگے

ایک مسلمان شخص کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس مسئلے کو علمی اور منطقی طریقے سے حل کرے اور اس آیۂ شریفہ (وَلاتَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهِ عِلْمٌ) (سورہ اسراء آیت ۳۶) کو چراغ کی مانند اپنے لئے مشعل راہ قرار دے اس سے ہٹ کر اگر دیکھا جائے تو اگرچہ اہل تشیع تعداد میں اہل سنت سے کم ہیں لیکن اگر صحیح طور پر مردم شماری کی جائے تو یہ معلوم ہوجائے گا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں ایک چوتھائی افراد شیعہ ہیں جوکہ دنیا کے مختلف مسلمان نشین علاقوں میں زندگی بسر کرر ہے ہیں) زیادہ وضاحت کیلئے "اعیان

الشیعہ"جلد ۱بحث۱۲اور صفحہ ۱۹۴کی طرف مراجعہ کیا جائے.()

واضح رہے کہ ہر دور میں شیعوں کے بڑے بڑے علماء اور مشہور مولفین اور مصنفین رہے ہیں اور یہاں پریہ بھی واضح کردینا ضروری ہے کہ اکثر اسلامی علوم کے موجد اور بانی شیعہ ہی تھے جن میں سے چند یہ ہیں :

علم نحو کے موجد ابوالاسود دئلی

علم عروض کے بانی خلیل بن احمد

علم صرف کے موجد معاذ بن مسلم بن ابی سارہ کوفی

علم بلاغت کو فروغ دینے والوں میں سے ایک ابوعبداللہ بن عمران کاتب خراسانی (مرزبانی)(۱)

شیعہ علماء اور دانشوروں کی کثیر تالیفات (جن کو شمار کرنا بہت دشوار کا م ہے) کی شناخت کے لئے

کتاب (الذریعہ الی تصانیف الشیعہ) کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا.

*****

---

(١)اس بارے میں سید حسن صدر کی کتاب "تاسیس الشیعہ " کا مطالعہ کریں.